قرآنی بیان

وقت باندھا فرض

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

20 مارچ، 2026ء (بمطابق: 30 رمضان کریم، 1447ھ)
کے جمعۃ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
20 مارچ، 2026ء (بمطابق: 30 رمضان کریم، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

وقت باندھا فرض

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. 5 نمازوں کا ذکر قرآن میں — صفحہ: 05
✿.. معرِفت کے دروازے کھلنے کا وقت — صفحہ: 09
✿.. بے نمازی کی 3 شامتیں — صفحہ: 14
✿.. دُنیا کا سب سے پہلا اَلارم — صفحہ: 15

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنْ طُهُوْرِهٖ، فَلْيَقُلْ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَيَّ، فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ: فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی وضو سے فارِغ ہو تو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، پڑھے! پھر مجھ پر درود شریف پڑھے! جب وہ یہ پڑھے گا اُس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔[1]

عاصیو جُرم کی دوا ہے درود کیا دوا عینِ کیمیا ہے درود
ایک ساعت میں عمر بھر کے گناہ کرتا مَعدُوم اور فنا ہے درود
چھوڑیو مت! درود کو کافیؔ راہِ جنّت کا رہنما ہے درود[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

❶ ...جمع الجوامع، جلد:1، صفحہ:226، حدیث:1616۔

❷ ...کافی کی نعت، صفحہ:39 ملتقطاً۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

(پارہ:5، سورۂ نساء:103)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: توحسبِ معمول نماز قائم کرو بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی چند ہی دِن پہلے ماہِ رمضان کی آمد کی باتیں ہو رہی تھیں، عاشقانِ رمضان مچل رہے تھے کہ بس **رمضان کریم** آنے ہی والا ہے، تیاریاں کی جارہی تھیں، اپنے وقت کو نیکیوں میں گزارنے کے لیے شیڈول(*Schedule*) بنائے جارہے تھے، نیکیوں پر کمر باندھ لینے کی ترغیب دِلائی جارہی تھی، پھر اَلحمدُلِلّٰہ! ماہِ **رمضان کریم** بھی تشریف لے آیا مگر آہ! دیکھتے ہی دیکھتے وقتِ رُخصت بھی ہوگیا...!!

آہ! رمضان اَب جا رہا ہے	ہائے تڑپا کے رمضاں چلا ہے
ٹکڑے ٹکڑے مِرا دِل ہوا ہے	ہائے تڑپا کے رمضاں چلا ہے
دیکھ کر چاند میں رو پڑا تھا	سامنے ہجر کا غم کھڑا تھا
جلد رُخصت کا وقت آ گیا ہے	ہائے تڑپا کے رمضاں چلا ہے
کر کے تقسیم بخشش کی اَسناد	آہ! رنجیدہ دِل کر کے تُو شاد
سب کو روتا ہوا چھوڑتا ہے	ہائے تڑپا کے رمضاں چلا ہے (1)

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:683 ملتقطاً۔

اللہ پاک ہمیں ❁ اُلفتِ رمضان ❁ غمِ رمضان ❁ شوقِ رمضان ❁ ذوقِ رمضان نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

رمضان کی یادگار محفوظ رکھیے!

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا کا دستور ہے کہ جب کوئی پیارا ہم سے جُدا ہوتا ہے تو ہم اس کی کوئی یادگار اپنے پاس مَحْفُوظ رکھتے ہیں۔ اب ہمارا اِنتہائی پیارا، بہت مَحْبُوب مہینا، رَبّ کا مہمان ماہِ رمضان جُدا ہو رہا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم اس کی یادگار اپنے پاس مَحْفُوظ رکھیں۔

رمضان کریم کی یادگار کیا ہے؟ **5 وقت مسجد کی حاضِری...!!** ویسے تو ظاہِر سی بات ہے کہ نَماز صِرف **رمضان کریم** ہی میں نہیں بلکہ سارا سال ہی فرض ہے، **رمضان کریم** کے تشریف لاتے ہی مساجد خُوب آباد ہو جاتی ہیں مگر ہمارے ہاں بہت افسوس ناک صُورتِ حال ہے کہ جیسے ہی **رمضان کریم** رُخصت ہوتا ہے، چاند رات کی عشا کی نَماز ہی میں مسجدیں خالی خالی نظر آنے لگتی ہیں۔ اِلتجا ہے: ماہِ رمضان کی یادگار کے طَور پر ہی سہی ہم نَماز کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا لیں، ماہِ رمضان کی عزّت کی نیّت سے، اِس مہمان کی یادگار کے طَور پر ہم پکّے نَمازی بن جائیں، روزانہ نماز پڑھیں، 5 کی 5 ادا کریں بلکہ مسجد میں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ نَماز پڑھنے کی پکّی عادَت اپنا لیں۔ کاش! صد کروڑ کاش! مسلمانوں کا بچہ بچہ سچّا پکّا نَمازی بن جائے۔ اے کاش! ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ **ساری نمازیں، سارا سال**، آیئے! مل کر اِس کا عزم کرتے ہیں **ساری نمازیں سارا سال!**

ہر عبادت سے برتر عبادت نماز | ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز
یا خُدا تجھ سے عطار کی ہے دُعا! | مصطفےٰ کی پڑھے ساری اُمّت نماز

یا اللہ پاک! ہمیں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

نماز وقت مقرر میں فرض ہے

پیارے اسلامی بھائیو! نماز ہم پر وقت مُقَرَّر میں فرض ہے۔ پارہ: 5، سورۂ نساء، آیت: 103 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾	**تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان:** بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: (معلوم ہوا) نماز کے اوقات مقرّر ہیں، لہٰذا لازم ہے کہ ان اوقات کی رعایت کی جائے۔ (1)

5 نمازوں کا ذِکر قرآنِ کریم میں

بعض لوگ یہ سُوال پوچھا کرتے ہیں کہ کیا قرآنِ کریم میں پانچوں نمازوں اور ان کے وقتوں کا ذِکر موجود ہے؟ یہ سُوال ایک مرتبہ سُلطانُ الْمُفَسِّرِیْن، حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے بھی پوچھا گیا تھا۔ کسی نے عرض کیا: کیا قرآنِ کریم میں 5 نمازوں کے وقت بیان کئے گئے ہیں؟ فرمایا: ہاں! قرآنِ کریم کی 2 آیات میں پانچ کی پانچ نمازوں کے وقت جمع کر دیئے گئے ہیں۔ پھر آپ نے پارہ: 21، سورۂ رُوم کی آیت: 17 اور 18 تِلاوت فرمائی:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ	**تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان:** تو اللہ کی پاکی بیان کرو جب شام کرو اور جب صبح کرو اور اسی کے لیے

1 ... صراط الجنان، پارہ: 5، سورۃ النساء، زیر آیت: 103، جلد: 2، صفحہ: 292۔

وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پارہ:21، سورۂ روم:17و18)	تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور اس وقت جب دِن کا کچھ حصّہ باقی ہو اور جب تم دوپہر کرو!

پھر حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما نے فرمایا: (اس آیت میں تسبیح سے مراد نماز ہے اور) ❁ شام کی تسبیح سے مراد **نمازِ مغرب اور عشا** ہے ❁ صبح کی تسبیح سے مراد **نمازِ فجر** ہے ❁ جب دِن کا کچھ حصّہ باقی ہو، اس وقت کی تسبیح سے مراد **نمازِ عصر** ہے اور ❁ دوپہر کی تسبیح سے مراد **ظہر کی نماز** ہے۔[1]

حالتِ جنگ میں بھی نماز کی اہمیت

پتا چلا؛ نمازوں کے اَوْقات مُقرَّر ہیں اور ہر نماز کو اس کے مُقَرَّر وقت ہی میں پڑھنا لازم اور ضروری ہے۔ ایک بھی نماز کا وقت گزار دینا یعنی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے۔[2] بندے کو کیسی ہی مَجْبوری ہو، جب تک شریعت اجازت نہ دے، نماز کو اس کے وقت سے ہٹانا، مثلاً: یہ سوچنا کہ ابھی مَصْرُوف ہوں، ظہر کی نماز عصر کے وقت پڑھ لوں گا، مغرب کی نماز عشا کے وقت پڑھ لوں گا، یہ انداز ہر گز ہر گز جائِز نہیں ہے۔

ایک مرتبہ جنگ کا موقع تھا، غیر مسلموں نے آپس میں سازِش رچائی کہ عصر کا وقت ہونے والا ہے، مسلمانوں کو نماز بہت پیاری ہے، جب یہ نماز پڑھیں گے، اس وقت ہم اُن پر حملہ کریں گے۔ یہ انہوں نے سازش کی، ادھر اللہ پاک نے حضرت جبریل امین علیہ السّلام کو بھیج دیا، پانچویں سپارے کی آیات نازِل ہوئیں، اس میں اللہ پاک نے نمازِ خوف کا

1 ... تفسیر طبری، پارہ:21، سورۂ روم، زیر آیت:17-18، جلد:10، صفحہ:174، رقم:27923۔
2 ... بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:700، حصّہ:4 خلاصۃً۔

پُورا طریقہ بتایا کہ جب ایسا مُعَاملہ آجائے، اس وقت 2 گروہوں میں بٹ جاؤ! ایک گروہ جماعت میں شامِل ہو، امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے، دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے پر رہے، پھر پہلا گروہ دُشمن کے مقابلے پر آئے اور دوسرا امام کے ساتھ جماعت میں شامِل ہو، [1] یہ ایک پُورا طریقہ ہے جو قرآنِ کریم میں تفصیل کے ساتھ بتایا گیا، یہاں سے آپ اندازہ لگائیے کہ نماز کو اس کے وقت کے اندر ہی پڑھنا کتنا ضروری ہے۔ حالتِ جنگ میں بھی ظہر اور عصر یا مغرب اور عشا مِلا کر پڑھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

پتا چلا؛ چاہے کیسی ہی مَجْبُوری ہو ❁ سَر میں دَرْد ہو یا بُخار چڑھ جائے ❁ ڈاکٹر سے ملنا ہو یا ضروری شاپنگ کرنی ہو ❁ عِید ہو یا تہوار ہوں ❁ شادِی ہو یا جنازے میں شرکت ❁ افطار پارٹی ہو یا سالگرہ کا فنکشن ❁ بَس چھوٹتی ہو یا سَفَر روکنا پڑ رہا ہو، ہر صُورت میں نماز کو اس کے وقت ہی میں پڑھنا لازمی ہے، دُنیا کا ہر کام رُک سکتا ہے مگر جب تک شریعت اجازت نہ دے، تب تک نماز کو اس کے وقت سے ہٹانا ہر گز ہر گز جائِز نہیں ہے۔

نمازِ مغرب میں تاخیر کی تو...!

ایک مرتبہ پِیر مہر علی شاہ صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ سَفَر پر تھے، کچھ دوست وغیرہ بھی ساتھ تھے، کار میں سَفَر ہو رہا تھا، دورانِ سَفَر نمازِ مغرب کا وقت ہو گیا، پِیر صاحِب نے فرمایا: گاڑی روک کر نمازِ مغرب ادا کر لی جائے۔ ایک صاحِب بولے: بس گھر آنے ہی والا ہے، ہم اپنی منزل پر پہنچ کر پڑھ لیں گے۔

(حالتِ سَفَر میں چونکہ جماعت واجِب نہیں ہوتی [2] اور وقت کے اندر اندر ہی منزل پر پہنچ بھی

---

1 ... تفسیر قرطبی، پارہ:5، سورۂ نساء، زیرِ آیت:102، جلد:3، جز:5، صفحہ:214و215۔

2 ... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، صفحہ:76 ماخوذاً۔

جاتا تھا) چنانچہ یہی طے ہوا کہ منزل پر پہنچ کر ہی نماز پڑھ لی جائے گی۔ یہ سوچ کر سَفَر جاری رہا، ابھی کچھ ہی آگے گئے تھے کہ اچانک حادثہ ہوا اور گاڑی اُلٹ گئی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! جانی نقصان نہ ہوا، سب مَحْفُوظ رہے۔ اس وقت پیر مہر علی شاہ صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **یہ نماز میں بِلا وجہ تاخیر کا وبال ہے۔**(1)

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی سچّی بات ہے، ہم جن باتوں کو بہانا بنا کر نمازوں میں تاخیر کرتے ہیں، کیا خبر کہ نماز میں تاخیر کے سبب ہمارے کام اٹک جائیں یا کسی آزمائش کا سامنا کرنا پڑ جائے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ جُونہی نماز کا وقت ہو گیا، فوراً نمازِ باجماعت کا اہتمام کریں، پھر اپنے کاموں میں مَصْرُوف ہوں، اللہ پاک نے چاہا تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! نماز کی برکت سے کام پُورے ہو جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

صاحِبِ بہارِ شریعت کا نِرالا جذبہ

فقہ حنفی کی اُردو زبان میں لکھی گئی عظیمُ الشان کتاب **بہارِ شریعت** کے مُصَنِّف: مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا واقعہ ہے، آپ ایک مرتبہ اجمیر شریف میں تھے، شدید بیمار ہو گئے، یہاں تک کہ بے ہوشی طاری ہو گئی، دوپہر سے پہلے بے ہوش ہوئے اور عصر تک بے ہوش ہی رہے۔ حافِظِ مِلّت علّامہ عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خدمت کے لیے حاضِر تھے، مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہی پوچھا: ظہر کا وقت ہے یا نہیں؟ عَرض کی گئی: ظہر کا وقت تو ختم ہو گیا۔ یہ سُن کر اتنی تکلیف ہوئی کہ

---

1 ...مہرِ منیر، باب:6، فصل:1، صفحہ:325 بتغیر قلیل۔

آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حافِظِ ملّت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے عرض کیا: کیا حضور کو کہیں درد ہے؟ کہیں تکلیف ہو رہی ہے؟ فرمایا: (بہت بڑی تکلیف ہے کہ) ظہر کی نماز قضا ہو گئی۔ عرض کیا: آپ بے ہوش تھے اور بے ہوشی میں قضا ہوئی نماز پر پکڑ نہیں ہے۔ (ظاہِر ہے بے ہوش بندہ نماز پڑھنے کی طاقت ہی نہیں رکھتا تو قضا ہونا اس کے اختیار میں نہیں ہے، لہٰذا پکڑ بھی نہیں ہے) مگر نیک لوگوں کی نِرالی ہی شانیں ہیں، آپ نے تڑپ کر فرمایا: آپ پکڑ ہونے (یا نہ ہونے) کی بات کرتے ہیں، وقتِ مقرّرہ پر دربارِ اِلٰہی میں حاضِری سے تو محروم رہا۔[1]

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت | ہو توفیق ایسی عطا یااِلٰہی!
میں پڑھتا رہوں سنّتیں وقت ہی پر | ہوں سارے نوافل ادا یااِلٰہی![2]

معرفت کے دروازے کھلنے کا وقت

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ نمازوں سے محبّت کریں، ہماری مجبوریاں اپنی جگہ البتہ شریعت نے نماز کا جو وقت مُقَرَّر کر دیا ہے، اس کی بھی اپنی اہمیت و فضیلت ہے، بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِری کے مقرر وقت ہی میں ہماری حاضِری ہو جائے، ہم ایک وقت کی حاضِری سے بھی محروم نہ رہیں، اس کی بھرپُور کوشش جاری رکھنی چاہیے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں: جس طرح کھانے کا ایک وقت ہوتا ہے، اگر بے وقت کھانا کھایا جائے تو بدن کو طاقت دینے کی بجائے اُلٹا بیمار کر دیتا ہے، اسی طرح دِل (کی خوراک یعنی اس) پر معرفت کے دروازے کھلنے کا بھی ایک خاص وقت ہوتا ہے اور 5 نمازیں جو فرض

1 ...تذکرہ صدر الشریعہ، صفحہ: 30 بتغیر قلیل۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ: 102۔

ہیں، یہ عین اُن اَوْقات ہی میں فرض ہیں، جب دِل پر انوار و تجلیات برستے ہیں۔ لہٰذا ❁ جنگ ہو یا امن ہو ❁ سفر ہو یا گھر ہو، ہر حالت میں ان اَوْقات کا لحاظ رکھنے اور نمازیں انہی اَوْقات میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔[1]

معلوم ہوا؛ معرفت کے دروازے کھلنے کے اوقات مُقَرَّر ہیں، اس کے عِلاوہ اور وقت میں وہ دروازے نہیں کھلیں گے، لہٰذا ضروری ہے کہ ہم ہر نماز کو اس کے مُقَرَّر وقت کے اندر ہی ادا کیا کریں۔

سب نمازیں ایک ہی وقت میں کیوں نہ رکھی گئیں

مشہور مُفَسِّر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں سُوال ہوا: 5 نمازوں کے یہی اَوقات کیوں مقرّر ہوئے ہیں (یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ پانچ کی پانچ نمازیں دِن میں ایک ہی مرتبہ پڑھ کر فارِغ ہوتے، پھر آرام سے دُوسرے کاموں میں لگے رہتے)۔

مفتی صاحِب نے اس کا جو جواب دیا، اسے میں اپنے لفظوں میں کچھ وضاحت کے ساتھ آپ کے سامنے رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: نمازوں کے الگ الگ اَوْقات مُقَرَّر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس طرح مؤمن کی ہر حالت اللہ پاک کے ذِکْر سے شروع ہوتی ہے، 24 گھنٹوں میں انسان کی 5 حالتیں ہیں ❁ صبح کے وقت دِن کی ابتدا ہے، گویا نئی زندگی ملی، لہٰذا حکم ہوا: پہلے نماز پڑھ کر دِن کی ابتدا کرو! نئی زندگی نصیب ہونے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرو! دِن کی ابتدا ذِکْرِ اِلٰہی سے کرو! جب ابتدا اچھی ہو گی تو اُمّید ہے کہ انتہا بھی اچھی ہو جائے گی ❁ پھر آدمی کام کاج میں مَصْرُوف ہو جاتا ہے، دوپہر کے وقت دِن کے دوسرے حصّے کی

[1] ... تفسیر نظمُ الدُّرَر، پارہ:5، سورۂ نساء، زیرِ آیت:103، جلد:2، صفحہ:310 مفصلاً۔

ابتدا ہوتی ہے، لہٰذا حکم ہوا کہ کام کاج سے کچھ وقفہ کرو! نمازِ ظہر ادا کرلو! پہلے جو دِن گزرا، اس کا شکر ادا ہو جائے گا اور دِن کے دوسرے حصّے کی ابتدا اللہ پاک کے ذِکْر سے ہو جائے گی ❁ عصر کے وقت دِن اپنے اختتام کے قریب پہنچ گیا، اس وقت تجارت اور کام کاج کرنے والے کام سمیٹنے کی تیاری شروع کر دیتے ہیں اور یہ وقت تجارت کے خُوب فروغ کا وقت ہوتا ہے، لوگ کام کاج سے فارِغ ہو کر ضروریات کی خریداری کرتے ہیں، لہٰذا حکم ہوا: نمازِ عصر پڑھ کر دِن بھر کی تجارت اور کام کاج کا شکر بھی ادا کرو! اور دِن کا اختتام اچھا کرلو ❁ سُورج ڈوبنے سے دِن کا اختتام ہوا، رات کی ابتدا ہو گئی، لہٰذا دِن بھر کا شکر کرنے اور رات کی ابتدا اچھی کرنے کے لیے نماز کا حکم ہوا ❁ پھر رات خوب چھا گئی، اب سونے کا وقت ہوا چاہتا ہے، نیند جو ایک طرح کی موت ہے، اس کی ابتدا ہو رہی ہے، لہٰذا حکم ہوا: عشا کی نماز پڑھ کر سو جاؤ! کہ شاید یہ آخری نیند ہو، اگر ایسا ہوا تو زندگی کا اختتام اچھا ہو جائے گا، اگر یہ آخری نیند نہ ہوئی تو رات اچھی گزر جائے گی، صبح تازہ دَم اُٹھنا نصیب ہو گا۔[1]

5 نمازوں کے الگ الگ فضائل

حضرت کعبُ الاحبار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے توریت شریف کے کسی مقام میں پڑھا (اللہ پاک فرماتا ہے): ❁ اے موسیٰ! فجر کی 2 رَکعتیں احمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اور اس کی اُمت ادا کرے گی، جو انہیں پڑھے گا اُس دن رات کے سارے گناہ بخش دوں گا اور وہ میرے ذمے میں ہو گا ❁ اے موسیٰ (علیہ السّلام)! ظہر کی 4 رَکعتیں احمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اور اس کی اُمت پڑھے گی انہیں پہلی رَکعت کے بدلے بخش دوں گا اور دوسری کے

1 ...رسائِلِ نعیمیہ، اسرار الاحکام، صفحہ: 283 مفصلاً۔

بدلے ان (کی نیکیوں) کا پَلہ بھاری کر دوں گا اور تیسری کے بدلے فِرِشتے مقرر کروں گا، وہ تسبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کریں گے اور اُن کے لیے دعائے مغفِرت کرتے رہیں گے اور چوتھی کے بدلے اُن کے لیے آسمان کے دروازے کھول دوں گا، بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں اُن پر شوق بھری نظر ڈالیں گی ❁ اے موسیٰ (علیہ السّلام)! عصر کی 4 رَکعتیں احمد (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی اُمّت ادا کرے گی تو ساتوں آسمان و زمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا، سب ہی ان کی مغفرت چاہیں گے اور فرشتے جس کی مغفرت چاہیں میں اُسے ہر گز عذاب نہ دوں گا ❁ اے موسیٰ (علیہ السّلام)! مغرب کی 3 رَکعت ہیں، انہیں احمد (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اور اس کی اُمت پڑھے گی (تو) آسمان کے سارے دروازے ان کے لیے کھول دوں گا، جس حاجت کا سُوال کریں گے اُسے پورا ہی کر دوں گا ❁ اے موسیٰ (علیہ السّلام)! شفق ڈوب جانے کے وَقت یعنی عشا کی 4 رَکعتیں ہیں، انہیں احمد (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی اُمت ادا کرے گی، یہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے اُن کے لیے بہتر ہیں اور انہیں گناہوں سے ایسا نکال دے گی جیسے اپنی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ❁ اے موسیٰ (علیہ السّلام)! احمد (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اور اس کی اُمت، وُضو کریں گے جیسا کہ میرا حکم ہے، میں انہیں پانی کے ٹپکنے والے ہر قطرے کے بدلے زمین و آسمان کی چوڑائی کے برابر جنّت عطا کروں گا ❁ اے موسیٰ (علیہ السّلام)! احمد (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) اور اس کی اُمت، ہر سال ایک ماہ کے روزے رکھیں گے اور وہ ماہِ رَمضان ہے، میں انہیں ہر دن کے روزے کے بدلے جنت میں ایک شہر دوں گا، اس ماہ میں انہیں نفل کے بدلے فرض کا ثواب دوں گا، اس مہینے میں ان کو لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر دوں گا، جو اس مہینے میں شرمندگی و سچائی سے ایک بار توبہ کرے گا اگر

اُسی شب یا اسی مہینے میں مر گیا اُسے 30 شہیدوں کا ثواب عطا فرماؤں گا۔[1]

پڑھتے رہو نماز کہ جنّت میں جاؤ گے | ہوگا وہ تم پہ فضل کہ دیکھے ہی جاؤ گے

پیارے اسلامی بھائیو! پتا چلا: 5 نمازوں کے الگ الگ وقت مُقَرَّر کرنے کی الگ الگ فضیلتیں اور الگ الگ حکمتیں ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ان فضیلتوں کو حاصِل کریں، ہر نماز اس کے وقت مقرّر ہی میں ادا کیا کریں، خواہ کیسی ہی مَجْبُوری ہو، ہر مَجْبُوری کو ایک طرف رکھ کر پہلے نماز پڑھیں، پھر دوسرے کاموں میں لگ جایا کریں۔ اللہ پاک ہمیں اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

نماز وقت گزار کر پڑھنے کا وبال

یاد رکھیے! نماز کو اس کے وقت سے ہٹانا یعنی قضا کرنا انتہائی سخت گُنَاہ ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ (پارہ:16، سورۂ مریم:59)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا۔

صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس کا یہ معنٰی نہیں ہے کہ وہ لوگ سِرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں تھے بلکہ معنٰی یہ ہے کہ وہ لوگ نماز کا وقت گزار کر پڑھتے تھے۔[2]

1 ... تنبیہ الغافلین، فضل امۃ مُحَمَّد، صفحہ: 293 خلاصۃً۔

2 ... تفسیر درمنثور، پارہ: 16، سورۂ مریم، زیرِ آیت: 59، جلد: 5، صفحہ: 526۔

اللہ و رسول کے ذمہ سے بَری

اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر نَماز چھوڑی، اُس سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ذمہ بَری ہوگیا۔[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: جس نے جان بوجھ کر ایک وَقت کی نماز چھوڑی ہزاروں سال جہنّم میں رہنے کا حق دار ہوا، جب تک تَوبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ کرلے۔[2]

بے نمازی کی 3 شامتیں

منقول ہے: بروزِ قیامت نَمازوں میں سُستی کرنے والا اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے چہرے پر 3 سطریں لکھی ہوں گی: (1): اے اللہ کا حق برباد کرنے والے! (2): اے اللہ کے غضب کے ساتھ مَخْصُوص! (3): جس طرح دُنیا میں تُو نے اللہ پاک کا حق ضائع کیا اِسی طرح آج تُو بھی اللہ پاک کی رَحمت سے مایوس ہو جا۔[3]

پڑھتے رہو نَماز تو جنت کو پاؤ گئے | چھوڑو گے گر نَماز جہنم میں جاؤ گے

نمازوں کے اوقات کا دھیان رکھیے!

پیارے اسلامی بھائیو! نماز چونکہ وقت باندھا فرض ہے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ نمازوں کے اَوقات کا دھیان رکھا کریں۔ حضرت ابودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دوستوں سے فرمایا: اگر تم

---

1 ...مسند امام احمد، جلد: 11، صفحہ: 271، حدیث: 28126۔
2 ...فتاویٰ رضویہ، جلد: 9، صفحہ: 158 بتغیر قلیل۔
3 ...الزواجر، الکبیرۃ السابعۃ والسبعون، جلد: 1، صفحہ: 256۔

چاہو تو میں ضَرور قسم کھاؤں گا پھر فرمایا: اللہ کی قسم! جس کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، بے شک اللہ پاک کی بارگاہ میں سب بندوں سے زِیادہ عظمت والے لوگ وہ ہیں جو رات دن سورج اور چاند کا دِھیان رکھتے ہیں۔ دوستوں نے عرض کیا: اے ابو دردا! کیا اِس سے مُؤَذِّن مراد ہیں؟ فرمایا: بلکہ جو بھی مسلمان نماز کے وقت کا خیال رکھتا ہے۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! مَعْلُوم ہوا؛ جو بندہ نمازوں کے اَوْقات کا دھیان رکھتا ہے، اللہ پاک کے ہاں اس کی بڑی عزّت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس کا خیال کریں، نمازوں کے اَوْقات کی معلومات رکھنا اپنی عادَت میں شامِل کرنا چاہیے، ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آج کل کس نماز کا وقت کب شروع اور کب ختم ہو رہا ہے ❁ دعوتِ اسلامی کی ایک موبائل اپلی کیشن ہے: ***Prayer Time*** (اوقات الصلاۃ)۔ یہ اپلی کیشن موبائل میں انسٹال کر لیجیے! اس میں پانچوں نمازوں کے اَوْقات اور اس کے عِلاوہ بہت ساری سہولیات دی گئی ہیں، وقتاً فوقتاً اسے دیکھتے رہیں ❁ اسی طرح محلے کی مسجد جہاں ہم نماز پڑھتے ہیں، آفس میں جاتے ہیں تو آفس کے قریب کی مسجد میں جماعت کے اَوْقات کیا ہیں، کونسی نماز کی جماعت کتنے بجے ہوتی ہے، یہ سب کچھ اپنی معلومات میں رکھیں، پِھر اسی کے مطابق اپنا جدول ترتیب دِیا کریں۔

دُنیا کا سب سے پہلا اَلارم

روایات میں ہے: اللہ پاک کے نبی اور ہم سب کے والِدِ محترم حضرت آدم علیہ السَّلام جب دُنیا میں تشریف لائے تو اب ظاہِر ہے یہاں کام کاج بھی کرنے ہوتے تھے، حضرت آدم علیہ السَّلام کھیتی باڑی کرتے تھے، دُنیا میں نیا نیا قیام تھا، گھڑیاں، الارم وغیرہ وغیرہ کچھ

(1)... کتاب الثقات، جلد:4، صفحہ:330، حدیث:4799۔

بھی سہولیات اس وقت نہیں تھیں۔ چنانچہ آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: اے اللہ پاک! ایسی صُورت ہو کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو مجھے کسی طرح خبر ہو جائے تاکہ میں سب کام چھوڑ کر نماز میں مَصْرُوف ہو سکوں۔ اس وقت اللہ پاک نے مرغ عطا فرمایا۔ جب نماز کا وقت ہو جاتا تو مُرغ بانگ دے دیا کرتا تھا۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! گویا دُنیا کا سب سے پہلا اَلارم مُرغ ہے اور یہ اس لیے آیا تاکہ حضرت آدم علیہ السّلام کو نمازوں کے اوقات سے خبر دار رکھ سکے۔

مُرغے نے جب بانگ دی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک مُرغے نے بانگ دی تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِسے لعنت نہ کرو اور بُرا نہ کہو، بے شک یہ نماز کے لیے بلاتا ہے۔(2)

حضرت علامہ کمالُ الدین دَمیری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: **مُرغا نماز کے لیے بلاتا ہے۔** اس کے معنٰی یہ نہیں ہیں کہ جب جب وہ بانگ دیا کرے تو یہ سمجھ لیا جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے بلکہ مُرغے کی فطرت میں یہ بات ہے کہ وہ طلوعِ فجر کے وقت بار بار آواز (یعنی بانگ) دیتا ہے جس کی وجہ سے لوگ نماز کے لیے اُٹھ جاتے ہیں، اور یوں مُرغا نماز کے لیے لوگوں کے جاگنے کا ایک ذریعہ ہے، اس کو مُرادی طور پر **دُعَاءُ الدِّیْكِ اِلَی الصَّلٰوۃِ** (یعنی مُرغا نماز کے لیے بُلاتا ہے) کہا گیا ہے۔ بہر حال وقتِ فجر کے تعلُّق سے اس کی اذان یعنی بانگ کا

---

1 ... تاریخ الخمیس، المقدمۃ، جلد: 1، صفحہ: 102 و 103 مفصلاً۔

2 ... معجم کبیر، جلد: 5، صفحہ: 11، حدیث: 9675۔

اعتماد ہرگز نہ کیا جائے کیونکہ اکثر تجربات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ انسانوں کی آہٹ اور چہل پہل سُن کر صبح صادق سے پہلے بھی مُرغے بانگ دینا شروع کر دیتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صدقہ فطر ادا کیجیے

پیارے اسلامی بھائیو! عیدُ الفطر آرہی ہے، صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالکِ نصاب پر جس کا نصاب حاجتِ اَصْلِیہ سے فارِغ ہو واجب ہے۔[2] اللہ پاک فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىۙ(۱۴) (پارہ:30، الاعلیٰ:14)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگا۔

تفسیر قرطبی میں ہے: اِس آیت میں تَزَکّٰی سے مُراد صدقۂ فِطر دینا ہے۔[3] یعنی جو بندہ عِیدُ الفِطر کے موقع پر صدقۂ فِطر دے کر غریبوں کو عِید کی خوشیاں منانے کا موقع فراہم کرتا ہے، اس کا دِل ستھرا ہو جاتا ہے اور وہ فلاح و کامیابی تک پہنچ جاتا ہے۔

فطرے کی ادائیگی کے 4 طریقے

صدقۂ فِطر کی مقدار کے 4 اعتبار ہیں: **(1):** کِشمِش **(2):** کھجور **(3):** جَو شریف یا اُس کا آٹا **(4):** گندم یا اُس کا آٹا ❁ کِشمِش کے اعتبار سے صدقۂ فِطر ادا کرنا ہو تو اس کی اس سال (2026ء میں) پاکستان میں مقدار **72 سو روپے** فی کَس ہے ❁ کھجور کے اعتبار سے **26 سو روپے** ❁ عَجوہ کھجور کے اعتبار سے **19 ہزار 2 سو روپے** ❁ جَو شریف کے اعتبار سے

---

1 ... حیاۃ الحیوان الکبریٰ، جلد:1، صفحہ:479 خلاصۃً۔

2 ... بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:935، حصہ:5۔

3 ... تفسیر قرطبی، پارہ:30، الاعلیٰ، زیرِ آیت:14، جلد:10، جز:20، صفحہ:14۔

11 سو روپے اور ❁ گندم کے اعتبار سے 300 روپے۔

صدقۂ فِطر کی ادائیگی میں اپنی حیثیت کا لحاظ رکھنا چاہیے ، جسے اللہ پاک نے مال و دولت سے نوازا ہے ، اُسے چاہیے کہ عجوہ کھجور کے اعتبار سے ادا کرے ❁ جو یہ نہ کر سکتا ہو تو کشمش کے اعتبار سے ❁ جو یہ نہ کر سکتا ہو تو عام کھجور کے اعتبار سے ❁ جو اتنی طاقت نہ رکھتا ہو ، وہ جَو شریف کے اعتبار سے ❁ اور جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو ، وہ گندم کے حساب سے ادائیگی کرے۔ جتنا گُڑ ڈالیں گے ، اتنا میٹھا ہو گا یعنی راہِ خُدا میں جتنا زیادہ خرچ کریں گے ، اتنا ہی ثواب ملے گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم ! زیادہ برکتیں نصیب ہوں گی۔

آپ کی اپنی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی اس وقت 80 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دُنیا بھر میں دین کی خدمت کر رہی ہے۔ آپ بھی خِدمتِ دین کے اِس کام میں اپنا حِصّہ شامِل کیجیے ! اپنے عطیات دعوت اسلامی کو دیجیے ، آپ کے چندے یعنی ڈونیشن کو کسی بھی جائز ، دینی ، اصلاحی ، فلاحی ، روحانی ، خیر خواہی ، بھلائی اور آمدنی بڑھانے کے جائز اور مَحفُوظ کاموں میں لگایا جا سکتا ہے تاکہ بڑھتے ہوئے اخراجات کو پُورا کیا جا سکے۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم | اِک اِک گھر میں مچ جائے دھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ | یااللہ ! مِری جھولی بھر دے [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شش عید کے روزں کی ترغیب

اے عاشقانِ رسول ! شوّال شریف کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان اس مہینے

---

1 ...وسائلِ بخشش ، صفحہ : 123۔

میں عید الفطر کے بعد 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آیئے ان روزوں کے فضائل سنتے ہیں تاکہ ہمارا یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیض یاب ہونے کا ذہن بنے، چنانچہ ❁ **حدیثِ پاک میں ہے:** جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر 6 دن شَوّال میں روزے رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[1] ❁ جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد شَوّال میں 6 روزے رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے عمر بھر کے روزے رکھے۔[2] ❁ خَلیلِ مِلَّت مفتی محمد خلیل خان برکاتی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد مسلسل رکھے جائیں تب بھی حَرَج نہیں اور بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں 2 روزے اور عید کے دوسرے دن ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔[3]

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: پیشہ ور بھکاریوں کو فطرانہ اور زکوٰۃ دینے سے ادائیگی نہ ہوگی۔

وضاحت: **رمضان کریم** کے آخری لمحات ہیں، بعض حضرات **رمضان کریم** میں ہی فطرانہ ادا کر دیتے ہیں اور بعض عید والے دن عید کی نماز سے پہلے ادا کرتے ہیں، یاد رکھیے! فطرانہ اور زکوٰۃ اس شخص کو دے سکتے ہیں جو سید یا ہاشمی نہیں ہے اور شرعی فقیر

---

1 ... معجم اوسط، جلد:6، صفحہ:234، حدیث:8622۔
2 ... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم... الخ، صفحہ:424، حدیث:1164۔
3 ... سنی بہشتی زیور، صفحہ:347۔

بھی ہے یعنی اس کی ملکیت میں قرض اور حاجتِ اصلیہ نکال کر ساڑھے 7 تولے سونا یا ساڑھے 52 تولے چاندی یا اِس کی مالیت کے برابر کسی قسم کا زائد سامان یا رقم موجود نہیں ہے، لہٰذا **فتاوٰی شامی میں ہے:** اگر کسی نے غور و فکر کیے بغیر ایسے شخص کو اپنی زکوٰۃ یا فطرانہ دیا جو شرعی فقیر نہیں تو اس کی زکوٰۃ اور فطرہ ادا نہیں ہوگا۔[1] جیسے کہ آج کل دیکھا یہ گیا ہے کہ سڑک، بازار، گلی محلوں اور ٹریفک سگنلز وغیرہ پر کھڑے افراد کو ہی اپنی زکوٰۃ اور فطرانہ دے دیتے ہیں، جبکہ وہ حقدار ہی نہیں ہوتے۔ اب چاہیے کہ زکوٰۃ اور فطرانہ دینے سے پہلے خوب غور و فکر کر لی جائے کہ وہ حق دار ہے یا نہیں۔ روزے اور فطرہ دینے وغیرہ کے فضائل، آداب اور اَحکام و مسائل کی تفصیلی معلومات کے لیے امیر اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی کتاب **فیضانِ رمضان** پڑھ لیجیے! اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روحانی علاج (وظیفہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

ہر چیز کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط پڑھ لینے کا عادی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نظر بد سے محفوظ رہے گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الزکاۃ، مطلب فی الحوائج الاصلیہ، جلد:3، صفحہ:353 مفصلاً۔

2 ...بیمار عابد، صفحہ:35۔